اِتِّباعِ شَہَوات کی
تباہ کاریاں

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں
ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: **"یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَمَوَاطِنِھَا** یعنی اے لوگو! قیامت کے دن اس کی وَحشتوں اور دُشوار گزار گھاٹیوں سے نَجات پانے والا تم میں سے وہ شخص ہو گا، **اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاةً فِی دَارِ الدُّنْیَا** جو دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہو گا۔" (کنز العمال، کتاب الاذکار، باب السادس فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ۔۔۔۔۔ الخ، ۱/۲۵۴، حدیث: ۲۲۲۵)

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں دُرُود

دافعِ جُملہ بلا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ"** مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے

www.dawateislami.net

بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دُوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے

www.dawateislami.net

بچوں گا ❀مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا بیماری بذاتِ خُود دَوا بن سکتی ہے۔؟

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 جِلدوں پر مشتمل کتاب "عُیُونُ الحکایات" جلد1، صفحہ 367 پر ہے: سلسلۂ قادِریہ رَضَوِیہ کے مشہور بُزرگ حضرت سَیِّدُنا ابُو قاسم جُنید بغدادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں:"ایک رات مجھے بڑی بے چینی ہوئی۔ میں عبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغول رہا لیکن سُکون مجھ سے کوسوں دُور تھا۔ میں نے خُوب کوشش کی کہ عبادت میں یکسوئی اور خُشُوع وخُضُوع حاصل ہو جائے لیکن میں اس کوشِش میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر میں نے قرآنِ پاک کی تِلاوت شُروع کر دی لیکن مجھے پھر بھی یکسوئی اور دِلی سُکون حاصل نہ ہوا۔ میں بہت حیران تھا کہ آخر آج ایسی کیا بات ہے کہ مجھے عبادتِ الٰہی میں یکسوئی حاصل نہیں ہو رہی اور میرا سُکون مجھ سے دُور ہو گیا ہے۔ آخر کار رات کے پچھلے پہر میں نے اپنی چادَر کَندھے پر ڈالی اور گھر سے باہر نکل آیا۔ کچھ دُور جا کر راستے میں مجھے ایک شخص نظر آیا، جو چادَر میں لپٹا ہوا تھا۔

جب میں اس کے قریب گیا تو اس نے اپنا سر اُٹھایا اور مجھ سے پُوچھا:"تم اتنے پریشان کیوں ہو؟ کیا قیامت برپا ہو چکی ہے؟"میں نے کہا:"کیا قیامت کا مُقرّرہ دن آگیا ہے؟"اس شخص نے کہا:"نہیں، بلکہ میں تو یہ پُوچھ رہا ہوں کہ کیا تم دل کی ہلچل اور بے چینی کی وجہ سے پریشان ہو کر دِلی سُکون حاصل کرنے جا رہے ہو؟"میں نے کہا:"جی ہاں! واقعی میں دِلی سُکون کی تلاش میں باہر نکلا ہوں اور یہ

www.dawateislami.net

جاننا چاہتا ہوں کہ کس وجہ سے مجھے آج رات سُکون نہیں مل رہا؟ (پھر میں نے اس سے پُوچھا:) "اچھا یہ بتاؤ! کیا تمہیں مجھ سے کوئی حاجت ہے؟" اس شخص نے جواب دیا: "ہاں، مجھے تم سے حاجت ہے۔" میں نے اِستِفسار کیا: "بتاؤ، کیا حاجت ہے؟" اس نے جواب دیا: "اے ابُو قاسم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! مجھے یہ بتایئے، کیا کوئی ایسی صُورت بھی ہے کہ بیماری خُود ہی دوا بن جائے؟" میں نے کہا: "جی ہاں، ایک صُورت ایسی ہے کہ بیماری خُود دَوا بن جاتی ہے۔ غور سے سُن! جب تُو خواہشاتِ نفس کی مُخالَفت کریگا تو دل کی تمام بیماریاں تجھ سے دُور ہو جائیں گی اور یہی بیماریاں دَوا بن جائیں گی۔"

یہ سُن کر اس شخص نے ایک آہِ سَرد دلِ پُر دَرد سے کھینچی اور کہنے لگا: "مجھے آج رات اس سوال کا جواب 7 مرتبہ اسی طرح دیا جاچکا ہے، لیکن میری یہ خواہش تھی کہ میں آپ کی زَبانی اپنے سوال کا جواب سُنوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے میری یہ خواہش پُوری ہو گئی اور میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُبارک زبان سے اپنے سوال کا جواب سُن چکا۔" اتنا کہنے کے بعد وہ شخص وہاں سے رُخصت ہو گیا اور پھر دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔ (عیون الحکایات، ص:۱۹۴)

اس نَفْسِ ستمگر کو قابو میں مرے کردو!
بُلوا کے شہنشاہِ اَبرار مدینے میں

(وسائلِ بخشش، ص۲۷۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سلسلۂ قادِریہ رَضَوِیہ کے عظیم بُزرگ حضرت سَیِّدُنا ابُو قاسم جُنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی نے اس شخص کو دل کی بیماریوں کا کیسا زَبردست نُسخہ بتایا کہ جب تُو خواہشاتِ نَفس کی مُخالَفت کریگا تو دل کی تمام بیماریاں تجھ سے دُور ہو جائیں گی اور یہی بیماریاں دوا بھی بن جائیں گی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہوتوں کی پیروی اور نَفْسانی خواہشات کو پُورا

www.dawateislami.net

کرنا کس قدر مُہلک اَمراض میں سے ہے کہ یہ دل کو گناہوں کی آلودگیوں سے بھر دیتا ہے، ذرا غور فرمائیں کہ کہیں یہی وجہ تو نہیں ہے کہ ہمارے دل پر نیکی کی بات اَثر نہیں کرتی اور عبادات میں دل نہیں لگتا، لہٰذا ہمیں بھی اس حکایت سے دَرس حاصل کرنا چاہیے کہ بے جا خواہِشات اور اِتباعِ شَہوات میں پڑ کر اپنی زِندگی کے روشن چراغ کو گُل کرنے کے بجائے سُنَّتوں کے مُطابق نیکیوں والی زِندگی گُزارنی چاہیے۔

اِتباعِ شہوات کی تعریف!

یاد رکھئے! جائز وناجائز کی پروا کئے بغیر نَفْس کی ہر خواہش پُوری کرنے میں لگ جانا، اِتباعِ شہوات کہلاتا ہے۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص101) یقیناً شہوات کے پیچھے پڑنے میں سراسر نُقصان ہی نُقصان ہے، اس کی نحوستوں کا اَندازہ اس حدیثِ پاک سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

ہلاک کردینے والی تین چیزیں:

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ پاک ہے: "3 چیزیں ہلاکت میں ڈال دیتی ہیں۔ (1) حرِص وطَمع میں گُم رہنا (2) نَفْسانی خواہشات کی پیروی کرنا (3) بندے کا اپنے آپ پر فخر کرنا۔" (المعجم الاوسط، الحدیث ۵۷۵۴، ج۴، ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم نَفْسانی خواہشات کا قَلع قَمع کرنے میں کامیاب ہوگئے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حرِص وطَمع کی عادتِ بد بھی نکل جائے گی اور طرح طرح کے گُناہوں سے بھی چھٹکارا نصیب ہوگا اور یُوں ہمارا باطن پاک وصاف ہوجائے گا اور ہمیں خُشُوع وخُضُوع کے ساتھ عبادات میں دل لگنے کی نعمت بھی حاصل ہوجائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

اللہ اللہ کے نبی سے فریاد ہے نفس کی بدی سے
دِن بھر کھیلوں میں خاک اُڑائی لاج آئی نہ ذرّوں کی ہنسی سے
شب بھر سونے ہی سے غرض تھی تاروں نے ہزار دانت پیسے
ایمان پہ مَوت بہتر او نفس تیری ناپاک زندگی سے
اللہ کنوئیں میں خود گِرا ہوں اپنی نالِش کروں تجھی سے

(حدائقِ بخشش، حصہ اوّل،145)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کی خواہشات کبھی ختم نہیں ہوتیں، دِن بدن خواہشات کا یہ دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ فی زمانہ ان خواہشات کی آگ کو بجھانے کیلئے چاہے قَرض لینا پڑے یا ناجائز و حرام ذَرائع اِستعمال کرنے پڑ جائیں اس کی بھی پروا نہیں کی جاتی۔ آیئے! اتباعِ شہوات کی مَذمَّت میں قرآنِ پاک کی چند آیاتِ مُبارکہ سُنتے ہیں تاکہ ہمیں بھی نَفْسانی خواہشات اور اِتباعِ شہوات کی تباہ کاریاں معلوم ہوں اور اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 59 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿۵۹﴾	تَرجَمۂ کنز الایمان: تَو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غَیّ کا جنگل پائیں گے۔

www.dawateislami.net

حضرت علامہ جلالُ الدین سیوطی شافعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت نقل فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ عنقریب میری اُمّت میں سے اَہلِ کتاب اور اَہلِ لَبن ہلاک ہو جائیں گے میں نے عرض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَہلِ کتاب کون ہیں؟ اِرشاد فرمایا: وہ لوگ جو کتاب اس لئے سیکھتے ہیں تاکہ اس کے ذَریعے ایمان والوں سے جھگڑا کریں۔ میں نے عرض کی: اَہلِ لبن کون ہیں؟ اِرشاد فرمایا: وہ لوگ جو شہوات کی پیروی کرتے ہیں اور نمازوں کو ضائع کرتے ہیں۔

(تفسیر در منثور ج۵، ص۵۲۷) (المستدرک علی الصحیحین، ج۳، ص۱۲۶، ح۳۴۶۹)

حضرت ابنِ اشعث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی کہ بے شک وہ دل جو دُنیا کی خواہشات کے ساتھ مُعَلَّق (جُڑے ہوئے) ہیں وہ مجھ سے دُور ہیں۔ (تفسیر دُرِّ منثور ج۵، ص۵۲۶)

ایک مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ یُوں ارشاد فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾ (پ۵، النساء، آیت۲۷)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے اور جو اپنے مَزوں کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت الگ ہو جاؤ۔

اس آیتِ مُبارَکہ کا شانِ نُزول یہ ہے کہ یہود و نَصارٰی اور مجوسی، بھائی اور بہن کی بیٹیوں سے نکاح حلال سمجھتے تھے، جب اللہ تعالٰی نے ان سے نکاح کرنے کو حرام فرمایا تو وہ مُسلمانوں سے کہنے لگے کہ جس طرح آپ خالہ اور پھوپھی کی بیٹی سے نکاح جائز سمجھتے ہو جبکہ خالہ اور پھوپھی

www.dawateislami.net

تم پر حرام ہیں،اسی طرح تم بھائی اور بہن کی بیٹیوں سے بھی نکاح کرو۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم بھی ان کی طرح بدکاری میں پڑ جاؤ۔

(مدارک، نساء تحت الاٰیۃ ۲۷ص ۲۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کس طرح شہوات کی پیروی کرنے والوں کی مَذمَّت فرمائی کہ ایسے لوگوں کو جہنَّم کی غَی نامی وادی میں ڈالا جائے گا،اسی طرح دوسری آیتِ مبارکہ میں مُنافقین کی مَذمَّت بیان فرمائی کہ وہ لوگ اِتباعِ شہوات میں پڑ کر ذلیل ورُسوا ہوئے اور اب وہ دِلی بُغْض وعِناد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ مُسلمانوں کو بھی اس عادتِ بد میں مُبتلا کر دیا جائے۔

فی زمانہ مُسلمانوں کی عملی حالت کو دیکھ کر یہی اندازہ ہوتا ہے کہ غیر مُسلم اَقْوام اپنی اس ناپاک سازِش میں کامیاب ہوتی نظر آرہی ہیں ۔ آج مسلمان نَفْس وشیطان کے بہکاوے میں آکر اپنی خواہشات کی پیروی میں حد سے بڑھتا جارہا ہے۔ نفس کی پیروی میں مَغرِبی تہذیب اور اَغیار کی عادت واَطوار سے مُتاثر ہو کر ان جیسے کام کرنے میں مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ فخر محسوس کرتا ہے۔مَردوں نے سُنَّتوں بھرا لباس چھوڑ کر پینٹ شرٹ اور سر پر ہیٹ (ٹوپی) لگا کر اِترا کر چلنا اپنا معمول بنالیا،عورتوں نے پردے کو خیر باد کہہ کر گلی بازاروں میں بے پردہ گھومنا،فیشن کے نام پر تنگ وچُست لباس پہن کر بدنگاہی کا سامان بننے کو گویا مَعْیوب سمجھنا ہی چھوڑ دیا،بچوں کی تَربِیَت کا حال یہ ہے کہ انہیں دینی عُلُوم کے زیور سے آراستہ کرنے کے بجائے دُنیوی عُلُوم وفُنون سکھائے جاتے ہیں، اگر بچہ ذرا ذَہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہشیں اَنگڑائی لینے لگتی ہیں اور اس کی تکمیل کے لئے دینی تَربِیَت سے مُنہ موڑ کر مَغرِبی تہذیب کے نُمائندہ اِداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دِلوانے میں

www.dawateislami.net

کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے ''اَعْلیٰ تعلیم'' کی خاطر غیر مُسلموں کے حوالے کرنے سے بھی دَریغ نہیں کیا جاتا اور مُعاملہ یہ ہوگیا ہے کہ

قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھا جاتا ہے خول پر خول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے
نَفْس و شیطان کی ہر آن اِطاعت پر دل آہ! مائل مِرے اللہ ہوا جاتا ہے
عارضی آفتِ دُنیا سے تو دِل ڈرتا ہے ہائے بے خوف عذابوں سے ہوا جاتا ہے
آہ! دولت کی حفاظت میں توسب ہیں کوشاں حفظِ ایماں کا تصوُّر ہی مِٹا جاتا ہے
وَلولہ سُنَّتِ محبوب کا دے دے مالک آہ! فیشن پہ مُسلمان مرا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۳۲۔۴۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم مَغرِبی تہذیب سے جان چُھڑا کر اِسلامی تعلیمات اپنانا چاہتے ہیں، فیشن پرستی کو چھوڑ کر سُنَّتوں بھری زِندگی بَسر کرنا چاہتے ہیں، اپنی اِصلاح اور اپنی اَولاد کی مَدَنی تَربِیَت اور انہیں بچپن ہی سے فکرِ آخرت کا ذِہن دینا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے ''مَدَنی ماحول'' سے وابَستہ ہو جایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول کی بَرَکت سے بے شُمار فیشن پرست اور مَغْرِبی تہذیب کے دِلدادہ اَفراد تائب ہو کر سُنَّتوں کی راہ پر گامزن ہو گئے ہیں۔

اگر سُنَّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سکھا مدنی ماحول
تمہیں لُطف آ جائے گا زِندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول
یہاں سُنَّتیں سیکھنے کو ملیں گی دلائے گا خوفِ خُدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص ۶۴۶،۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِضائے الٰہی کی خاطر نفسانی خواہشات کو ترک کرنے کا ذِہن بنانے کیلئے اِتباعِ شہوات کی مَذمت سے مُتعلِّق چند احادیثِ مُبارَکہ پیش کرتا ہوں تاکہ اس مُہلِک مَرض سے بچنے میں مزید کامیابی حاصل ہوسکے۔ چُنانچہ

جنَّت اور دوزخ تم سے قریب ہیں

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جنَّت تم سے اس سے بھی زیادہ قریب ہے جتنا تمہارے جُوتے کا تَسمہ، جُوتے سے قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح ہے (یعنی بہت زیادہ قریب ہے) ہاں! جنَّت کو تکالیف سے اور دوزخ کو شہوتوں اور لذتوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب حجبت النار۔۔۔، الحدیث: ۶۴۸۷، ۴/ ۲۴۳)

عقلمند اور نادان کون؟

اسی طرح سرکارِ دوعالم، نورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے:

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا ثُمَّ تَمَنّٰی عَلَی اللہِ عَزَّوَجَلَّ

عقل مند اور سمجھدار وہ ہے جو اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرے اور موت کے بعد والی زِندگی کے لئے عمل کرے۔ اور عاجز وہ ہے جس نے نَفْسانی خواہشات کی پیروی کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ (کی رحمت سے جنّت ملنے کی) اُمید رکھی۔ (سنن ابن ماجہ، ج۴، ص۴۹۶، ح ۴۲۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جنّت نعمتوں اور آسائشوں سے بھرپور اِنتہائی خُوبصُورت مَقام ہے مگر وہاں تک پہنچنا آسان نہیں بلکہ اس کی راہ میں عبادتوں رِیاضتوں اور نیکیوں کی صُورت میں اِنتہائی دُشوار گُزار گھاٹیاں مَوْجُود ہیں جن کو عُبُور کرنا ضروری ہے۔ جبکہ دوزخ دہشتوں، تکلیفوں

www.dawateislami.net

اور مختلف عذابوں کی جگہ ہے مگر اس تک رَسائی نہایت آسان ہے کیونکہ جہنَّم کو نَفْسانی شہوات سے ڈھانپ دیا گیا ہے تو جو شخص نَفْس کی ناجائز خواہشات پُوری کرتے ہوئے اپنی زِندگی بسر کرے گا تو ڈر ہے کہ جہنَّم میں داخل کر دیا جائے۔ لہٰذا ہم میں سے جو جنَّت میں داخلے کا مُتَمَنِّی اور جہنَّم کے عذاب سے بچنے کا خواہشمند ہے (ہر شخص کو یہ تمنا رکھنی بھی چاہیے) تو اسے چاہیے کہ نَفْس کی مُخالَفت کرتے ہوئے ناجائز خواہشات کے ساتھ ساتھ اپنی جائز خواہشوں پر بھی قابو پانے کی کوشش کرے، کیونکہ جائز خواہشات کو نہ دبانا ناجائز خواہشوں میں جا پڑنے کا سبب ہے۔ آیئے! عبرت کیلئے ایک اور حدیثِ پاک سُنتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا اَبُوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے رحمتِ کونین، دُکھی دِلوں کے چین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے جنَّت اور دوزخ کو پیدا کیا تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو جنَّت کی طرف بھیجا اور اِرْشاد فرمایا: "جنَّت اور اس کی اُن نعمتوں کو دیکھو جو میں نے اَہْلِ جنَّت کے لئے تیار کی ہیں۔" حُضُور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِرْشاد فرماتے ہیں: "تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جنَّت میں آئے، جنَّت اور اَہلِ جنَّت کے لئے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی تیارہ کردہ نعمتیں دیکھ کر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: "تیرے عزّت وجلال کی قسم! جو بھی اس جنَّت کے بارے میں سُنے گا وہ ضرور اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔" پس اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حکم فرمایا اور جنَّت کو مشقّتوں اور تکالیف سے ڈھانپ دیا گیا۔" پھر اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: "دوبارہ جاؤ جنَّت اور اس کی نعمتوں کو دیکھو، جو میں نے جنّتیوں کے لئے تیار کی ہیں۔" حُضُور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِرْشاد فرماتے ہیں: "حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام دوبارہ جنَّت میں گئے تو کیا دیکھا کہ اس کو مشقّتوں اور تکالیف سے ڈھانپ دیا گیا ہے، حضرت جبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ تَعَالٰی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: "اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! تیرے عزّت وجَلال کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ

www.dawateislami.net

اب اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔" پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرْشاد فرمایا: "اب دوزخ کی طرف جاؤ اور دوزخ اوراس کے عذابات کو دیکھو، جو میں نے اَہلِ دوزخ کے لئے تیار کئے ہیں۔" حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے جاکر دیکھا کہ دوزخ (کی آگ) کا ایک حصّہ دوسرے پر چڑھ رہا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے عزّت وجلال کی قسم! کوئی بھی ایسا نہیں جو جہنَّم (کی سختی) کے بارے میں سُنے اوراس میں داخل ہو (یعنی بچنے کی کوشش کرے گا) پس اللہ تعالیٰ کے حکم سے جہنَّم کو شہوات ولَذات کے پردوں سے ڈھانپ دیا گیا۔" پھر اللہ تعالیٰ نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا: "دوبارہ جہنَّم کی طرف جاؤ۔" جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام گئے اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری عزّت وجلال کی قسم! مجھے خوف ہے کہ اب اس سے کوئی بھی نہ بچ پائے گا، بلکہ (شہوات میں مبتلا ہو کر) اس میں جا پڑے گا۔"

(جامع الترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء خفت الجنۃ........الخ، الحدیث: ۲۵۶۹، ۴/ ۲۵۲)

حدیثِ پاک کی تشریح:

حضرت علامہ اِبنِ حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ''شہوات'' سے مُراد وہ دُنیاوی اُمور ہیں جن کے ذریعے لذّت حاصل کی جاتی ہے، خواہ شریعت نے اس سے بِلاواسطہ منْع کیا ہو یا اس کے کرنے سے اَحکاماتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں سے کسی حکم کا تَرک لازِم آتا ہو۔ نیز مُشْتَبَہ (جن میں شک ہو) اور وہ جائز و مُباح کام جن پر عمل کے باعث حرام میں پڑنے کا خوف ہو، سب اس (شہوات) میں داخل ہیں۔ (فتح الباری، جلد ۱۱، صفحہ ۲۷۳) چُنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا عطیہ بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُضُورنبیِ اکرم، نُورِ مُجسم، رسولِ مُحتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ذیشان ہے: "آدمی اس وَقْت تک مُتَّقی وپرہیز گار نہیں ہو

www.dawateislami.net

سکتا جب تک ناجائز کاموں سے بچنے کے لئے جائز و مُباح کاموں کو نہ چھوڑ دے۔"

(المستدرک للحاکم، ، الحدیث:۷۹۶۹،ج۵،ص۴۵۴)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ تکلیفوں اور مشقتوں کے اس دریا کو عُبور کرنے کے بعد ہی بندہ جنَّت میں داخل ہو سکتا ہے اور نَفْسانی خواہشات کی پیروی کو چھوڑ کر ہی دوزخ سے چھٹکارا پا سکتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے کُوفہ میں خُطبہ دیتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: "اے لوگو! مجھے تم پر سب سے زِیادہ لمبی اُمیدوں اور نَفْسانی خواہشات کی پیروی کا خوف ہے، کیونکہ لمبی اُمیدیں آخرت کو بُھلا دیتی ہیں اور نَفْسانی خواہشات کی پیروی حق سے بَھٹکا دیتی ہے، خبردار! بے شک دُنیا پیٹھ پھیرنے والی ہے اور یقیناً آخرت آنے والی ہے اور ان دونوں ہی کے چاہنے والے ہیں، پس تم آخرت کے چاہنے والے بنو اور دُنیا کے چاہنے والے نہ بنو، آج عمل ہے حساب نہیں اور کل (قیامت میں) حساب ہو گا، عمل کا موقع نہیں ہو گا۔" (الزھد وقصر الامل، ص:۵۸)

حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے قَبْر کو دیکھ کر بَہُت زیادہ رونے کا سبب پُوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اپنی تنہائی یاد آجاتی ہے کیوں کہ قبْر میں میرے ساتھ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ ہو گا، (پھر نیکی کی دعوت کے مَدَنی پُھول عنایت کرتے ہوئے) فرمایا: جس کیلئے اُس کی دُنیا قید خانہ ہے، اُس کیلئے اُس کی قَبر جنَّت اور جس کیلئے اُس کی دُنیا جنّت ہے اُس کی قبْر اُس کیلئے قید خانہ ہے، جس کے لئے دُنیا کی زِندگی بطورِ قید تھی موت اُس کی رِہائی کا پیغام ہے، جس نے دُنیا میں نفسانی خواہِشات کو ترک کیا وہ آخِرت میں پُورا پُورا حصّہ پائے گا، بہتر شخص وہ ہے جو کہ اس سے پہلے کہ دُنیا اِسے چھوڑے وہ خُود دُنیا کو تَرک (یعنی چھوڑ) چکا ہو اور اپنے پَرْوَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ سے ملنے سے قبل اُس سے راضی ہو گیا ہو۔ ہر شخص کی قبْر کا مُعامَلہ اُس کی دُنیوی زندَگی کے مُطابِق ہے یعنی نیکیوں میں زِندگی گُزاری تو قبْر میں راحتیں اور اگر بدیاں

www.dawateislami.net

(گناہ) کرتے ہوئے مَرا تو ہلاکتیں ہی ہلاکتیں۔ (موعظۂ حسنہ، ص۶۱۔۶۲)(نیکی کی دعوت، ص:۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے قبر کے اَندرونی حالات پر کتنا غور فرمایا کرتے تھے اور دُنیا کی بے ثباتی اور خواہشاتِ نفس کی پیروی سے کس قدر دُور رہا کرتے تھے، یقیناً یہ حضرات جانتے تھے کہ دُنیا سے دل لگانا اور اِتباعِ شہوات میں لگ جانا آخرت کیلئے خَسارے کا باعث ہے مگر افسوس! ہم بارہا قبرستان جاکر کتنے ہی مُردوں کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں بھی اُتار چکے ہوں گے لیکن پھر بھی عبرت نہیں پکڑتے کہ خواہشات کی پیروی کرنے والے اور دُنیا ہی کو اپنا سب کچھ سمجھنے والے آج قبروں میں اپنی کرنی کا پھل بُھگت رہے ہیں۔ یاد رکھئے! باہر سے بَظاہِر یکساں نظر آنے والی قبریں اَندر سے ایک جیسی نہیں ہوتیں، کسی کی قَبْر گُل وگلزار اور باغ و بہار ہوتی ہے جبکہ کسی کی قَبْر سُلگتی اَنگار اور سانپ بچھوؤں کا غار ہوتی ہے، ذرا اتنا ہی غور کرلیجئے کہ نَفْسانی خواہشات میں کھو کر صِرف ایک نَماز ترک کرنے پر یا ایک بار جُھوٹ بولنے پر یا ایک بار غیبت کرنے کے سبب یا ایک بار بدنگاہی کے باعِث یا ایک بار گانا سُننے یا ایک فلم دیکھنے یا ایک گالی نکالنے یا ایک بار غُصّے سے بِلا اجازتِ شَرعی کسی کو جھاڑنے یا ایک بار داڑھی مُنڈانے یا ایک مُٹھی سے گھٹانے کی سزا میں اگر پکڑ کر تنگ قَبْر کے اندر گُھپ اندھیرے اور خوفناک تنہائی میں رکھ دیا جائے تو کیا گُزرے گی! یقیناً خائفین (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والوں) کیلئے یہ تصوُّر ہی لرزہ دینے والا ہے۔ یہ تو صِرف دُنیوی تصوُّر ہے ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی صُورت میں مرنے کے بعد جن عذاباتِ قبر کا سامنا ہو گا، وہ کون برداشت کر سکے گا؟ "حِلْیَۃُ الْاَولیاء" میں روایت ہے: "جب بندہ قبر میں داخِل ہوتا ہے تو اُس کو ڈرانے کے لئے وہ تمام چیزیں آجاتی ہیں جن سے وہ دُنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہ ڈرتا تھا۔" (حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج۱۰ ص۱۲ رقم ۱۴۳۱۸)

www.dawateislami.net

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں
ملے گُناہوں کے اَمراض سے شفا یارَبّ!
ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں
بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارَبّ!
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم
کریں نہ رُخ مرے پاؤں گُناہ کا یارَبّ!
گُناہ گار طلبگارِ عفْو و رحمت ہے
عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص۷۶،۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواہشاتِ نَفْس اور اِتباعِ شَہوات سے بچنے ہی میں عافیت ہے۔ جو لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر نَفْسانی خواہشات کو چھوڑ دیتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بطورِ انعام جنّت کی اَبدی نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے۔ چُنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت آیت نمبر 40، 41 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىۙ(۴۰) فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰىؕ(۴۱) (پارہ 30 سورۃُ النّٰزِعٰت آیت نمبر 40۔)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اپنے رَبّ کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنّت ہی ٹھکانا ہے۔

اس آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِتباعِ شہوات سے بچنے والوں کی تعریف فرمائی ہے اور انہیں جنّت کی بِشارَت سے بھی نوازا ہے۔

حضرت سَیِّدُنا ابو سُلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، "نَفْس کی خواہشوں میں سے کسی ایک خواہش کو تَرک کر دینا، دِل کے لئے ایک سال کے روزوں اور سال بھر کی راتوں کے قیام سے بھی زِیادہ فائدہ مند ہے۔" (قُوتُ القُلوب، ج۲، ص۳۳۶) (فیضانِ سنّت، ص:۷۳۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نَفْسانی خواہشات سے بچنے کے کس قَدر

www.dawateislami.net

فضائل ہیں کہ جو اپنے اُوپر خواہشات کے دروازے بند کرلیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنّت کی نعمت سے نوازدیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم ان اِنعامات واِکرامات سے محروم نہ رہیں اور ان کے حُصُول کیلئے نَفْسانی خواہشات سے بچنے کی بھرپُور کوشش کرتے رہیں۔اِتّباعِ شَہوات پر اُبھارنے والے کئی اَسباب ہوسکتے ہیں، آیئے!ان میں سے پانچ(5)اَسباب اور ان کا علاج ذِکر کرتا ہوں تاکہ ان مُہلکات (ہلاک کرنے والی چیزوں) سے بچنا مزید آسان ہوسکے۔

(۱)جلد اَثر قبول کرنے کی عادت

کسی چیز کی تعریف سُن کر یا کسی کے پاس کوئی چیز دیکھ کر یہ خواہش دل میں پیدا ہو کہ یہ چیز میرے پاس بھی ہونی چاہیے (جیسے کسی کا اچھا موبائل ،لیپ ٹاپ(LapTop)، آئی پیڈ(I-Pad)، گھر دُکان اور گاڑی وغیرہ)ان چیزوں کو دیکھیں تو اب ہمیں خواہ اُن کی حاجت ہو یا نہ ہو،بس ایک دُھن سر پر سوار ہوجاتی ہے کہ کسی طرح میں بھی یہ چیزیں حاصل کرلوں،اب ان چیزوں کا حُصُول مُشکل ہونے کی وجہ سے یہ شخص اپنی خواہش کو پُورا کرنے کے لئے جائز وناجائز حُدود کو پار کرتا چلا جاتا ہے اور یُوں تباہی کے عمیق (یعنی گہرے) گڑھے میں جاپڑتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ ایسا شخص اپنی ضَروریات اور ناجائز خواہشات میں تمیز کرنے کی عادت ڈالے،اس حوالے سے کسی نیک اور مُخلص دوست سے مُشاوَرت کرلے اور خواہشاتِ نَفْسانیہ کی مَذمّت اوراس کے نُقصانات پر غور کرے اور جائز خواہش کے حُصُول کے لیے جائز ذرائع ہی اختیار کرے۔

(۲)فُضول خَرچی کی عادَتِ بد

اسی طرح اِتباعِ شَہوات پر اُبھارنے کا ایک سبب فُضُول خَرچی کی عادَتِ بد بھی ہوسکتی ہے

www.dawateislami.net

کیونکہ جس شخص میں بھی فُضُول خرچی کی عادت ہو گی وہ ہر پسند آجانے والی چیز کو خرید تا چلا جائے گا اور یہ نہیں سوچے گا کہ میں جس چیز کو خرید رہا ہوں، وہ میرے کام کی بھی ہے یا نہیں اور یُوں ایسا شخص خواہشات کی اِتباع میں اپنا کثیر مال ضائع کرتا چلا جاتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ مال خَرچ کرتے ہوئے اپنی ضَرورت کو پیشِ نظر رکھے، بِلاضَرورت کوئی چیز نہ خریدے، ممکن ہو تو فُضُول چیز پر خرچ کی جانے والی رقم صَدَقہ کر دے۔یاد رکھئے! جس جگہ شَرعاً، عادتاً یا مُروَّتاً خرچ کرنا منع ہو وہاں خَرچ کرنا مثلاً فِسْق وفُجور و گُناہ والی جگہوں پر خرچ کرنا، اَجنبی لوگوں پر اس طرح خَرچ کرنا کہ اپنے اَہل وعِیال کو بے یار ومدد گار چھوڑ دینا،اِسراف(فُضول خرچی) کہلاتا ہے۔(باطنی بیماریوں کی معلومات ص۳۰۱)اِسراف اور فُضُول خرچی خِلافِ شَرع ہو تو حرام اور خلافِ مُروَّت ہو تو مکروہِ تنزیہی ہے۔ (الحدیقۃ الندیہ ج۲ص۲۸،باطنی بیماریوں کی معلومات ص۳۰۷)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی،ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سُنّت جلد اوّل صفحہ 256 پر ہے: مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان تفسیرِ نعیمی جلد8 صفحہ 390 پر فرماتے ہیں: اِسراف کی بہُت تفسیریں ہیں (۱) حلال چیزوں کو حرام جاننا (۲) حرام چیزوں کو استِعمال کرنا (۳) ضَرورت سے زیادہ کھانا پینا یا پہننا (۴) جو دِل چاہے وہ کھا پی لینا، پہن لینا (۵) دن رات میں بار بار کھاتے پیتے رہنا، جس سے مِعدہ خَراب ہو جائے، بیمار پڑ جائے (۶) مُضِر اور نُقصان دِہ چیزیں کھانا پینا (۷) ہر وَقْت کھانے پینے پہننے کے خیال میں رہنا کہ اب کیا کھاؤں گا، آئندہ کیا پیوں گا (رُوح البیان ج۳ص۱۵۴) (۸) غفلت کیلئے کھانا (۹) گُناہ کرنے کیلئے کھانا (۱۰) اچّھے کھانے پینے، اَعلیٰ پہننے کا عادی بن جانا کہ کبھی معمولی چیز کھا پی نہ سکے

www.dawateislami.net

(۱۱) اَعْلیٰ غِذاؤں کو اپنے کمال کا نتیجہ جاننا۔ غرضیکہ اس ایک لفظ میں بہُت سے اَحکام داخِل ہیں۔

(تفسیرِ نعیمی ج۸ ص۳۹۰ مرکز الاولیاء لاہور)

(۳) دُوسروں کے احوال میں بے جا غور و فکر

اسی طرح اِتباعِ شَہوات میں پڑنے کا ایک سبب دُوسروں کے اَحوال میں بے جا غور و فِکر کرنا ہے، دُوسروں کے اَعْلیٰ لباس، عالیشان محلّات اور شاہانہ رہن سہن وغیرہ کے بارے میں بے جا غور و فکر نہ صِرف حسد جیسے مُہلک مَرض کو جَنم دیتا ہے بلکہ اِس سے اِتباعِ شہوات کی آگ بھی دل میں بھڑک اُٹھتی ہے، پھر ایسا شخص خواہشات کی تکمیل میں اندھا ہو کر تحصیلِ مال کے لئے ناجائز ذَرائع تک اختیار کرنے لگ جاتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ ایسا شخص لوگوں کے اَحوال میں غور و فکر کرنے سے پرہیز کرے، جو کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے عَطا فرمایا ہے، اس پر صَبر و شکر کرے، اپنے سے اَدْنیٰ حیثیّت والے کو دیکھ کر شکر اَدا کرے اور بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی سیرت کا مُطالَعہ کرکے ان کے معمولاتِ زِندگی میں غور وفکر کرے تاکہ نیکی اور بھلائی کی جانب دل راغِب ہو سکے۔

(۴) اپنی اِصلاح سے غفلت

اِتباعِ نَفْس و شیطان کا ایک سبب اپنی اِصلاح کی جانب توجُّہ نہ دینا ہے، کہ جو شخص اپنا مُحاسَبہ نہیں کرتا وہ کبھی بھی اپنی خامیوں اور گناہوں پر مُطّلع نہیں ہو پاتا، یُوں وہ شیطان کی پیروی میں مُبتلا ہو کر گُناہ پر گُناہ کرتا ہی رہتا ہے۔

www.dawateislami.net

عــلاج

ایسے شخص کو چاہیے کہ روزانہ اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرے، جسے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ''فکرِ مدینہ'' کرنا کہتے ہیں، رات کو سونے سے قبل اس بات پر غور کرے کہ آج میں نے کون کون سے اچھے اَعمال کئے ہیں؟ اور کون کون سے بُرے عمل اور گُناہ مجھ سے سَرزَد ہوئے ہیں؟ گُناہوں پر اپنے نَفْس کو مَلامت کرے اور آئندہ نہ کرنے کا عہد کرے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی اِنعامات بھی نَفْس کا مُحاسَبہ کرنے میں بہت مُعاوِن ہیں اور پھر یہ کہ روزانہ فکرِ مدینہ کر کے ہر ماہ مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا ذیلی حلقے کے بارہ (12) مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام بھی ہے۔ مدنی اِنعامات پر عمل اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے اور قبْر و آخرت کی تیاری کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ لٰہذا آپ بھی مدنی اِنعامات پر عمل کیجئے، روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کیجئے اور ہر ماہ کے اِبتدائی دس دن کے اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروادیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اِتباعِ شیطان جیسے مُوذِی مَرض اور دیگر گُناہوں سے بھی بچنے کا مدنی ذِہن ملے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یارسولَ اللہ
تمہیں اب کچھ کرو ماہِ رسالت یارسولَ اللہ

گناہوں سے مجھے ہوجائے نفرت یارسولَ اللہ
نکل جائے بُری ہر ایک خصلت یارسولَ اللہ

گُنہ لمحہ بہ لمحہ ہائے! اب بڑھتے ہی جاتے ہیں
نہیں پر اِس پہ ہائے کچھ نَدامت یارسولَ اللہ

www.dawateislami.net

(وسائلِ بخشش، ص۳۲۹)

(۵) شِکم سیری

اسی طرح اِتباعِ شَہوات میں پڑنے کا ایک سبب شکم سیری یعنی پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے، کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ جس کا پیٹ بھرا ہوا ہو، اس شخص پر شیطان بآسانی غالب آجاتا ہے جس کی وَجہ سے نیکیوں میں دل نہیں لگ پاتا بلکہ نَفسانی خواہشات جاگ اُٹھتی ہیں اور پھر اس کی وجہ سے گُناہوں میں دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔

جاندار بدن کی آفتیں

حضرت سَیِّدُنا یحییٰ مُعاذ رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو پیٹ بھر کے کھانے کا عادی ہو جاتا ہے، اُس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے اور جس کے بَدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے، وہ شَہوت پَرَست ہو جاتا ہے اور جو شہوت پَرَست ہو جاتا ہے، اُس کے گُناہ بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گُناہ بڑھ جاتے ہیں، اُس کا دِل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دِل سخت ہو جاتا ہے وہ دُنیا کی آفتوں اور رنگینیوں میں غرق ہو جاتا ہے۔(المنبھات للعسقلانی باب الخماسی ۵۹)

پیٹو پر گناہوں کی یلغار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تَشْوِیش سخت تَشْوِیش کی بات ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا، اِنسان کو گُناہوں میں غرق کر دیتا ہے۔ چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اِرْشاد فرماتے ہیں: زِیادہ کھانے سے اَعْضاء میں فِتنہ پیدا ہوتا اور فساد برپا کرنے اور بیہودہ کام کر گُزرنے کی رَغْبت جَنَم لیتی ہے۔ کیونکہ جب انسان خُوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے تو آنکھوں میں بدنِگاہی کی خواہش پیدا ہوتی ہے، کان بُری باتیں سُننے کے مُشتاق رہتے ہیں۔ زَبان فُحش گوئی پر آمادہ ہوتی ہے، شرمگاہ شہوت رانی کا تقاضا کرتی

www.dawateislami.net

ہے، پاؤں ناجائز مَقامات کی طرف چل پڑنے کے لئے بے قرار ہوتے ہیں۔اِس کے بَرعکس اگر اِنسان بُھوکا ہو تو تمام اَعضائے بدن پُر سکون رہیں گے۔نہ تو کسی بُرائی کا لالچ کریں گے اور نہ بُرائی کو دیکھ کر خُوش ہوں گے۔ حضرت اُستاذ ابو جعفر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر کا ارشادِ گرامی ہے: پیٹ اگر بھوکا ہو تو جسم کے باقی اعضاء سیر یعنی پُر سکون ہوتے ہیں۔ کسی شئے کا مُطالَبہ نہیں کرتے اور اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو دوسرے اَعْضاء بُھوکے رہ جانے کے باعث مختلف بُرائیوں کی طرف رُجوع کرتے ہیں۔"

(مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن، الفصل الخامس البطن وحفظہ، ص ۸۲)(فیضان سنت، ص:۷۰۹)

عــلاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شکم سیری یعنی پیٹ بھر کر کھانے کے بعد گُناہوں سے بچنے کا علاج یہ ہے کہ بندہ بُھوک سے کم کھا کر نَفْس کی شرارتوں کو ناکام بنائے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلّ دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول میں اس بات کی ترغیب دِلائی جاتی ہے کہ بندہ لقمۂ حرام کھانے سے ضرور بچتا رہے اور جائز و مُباح کھانا بھی عبادت پر قُوّت حاصل کرنے کی نِیَّت سے کم کھائے، تاکہ عبادت میں لذّت کی نعمت نصیب ہو اور گُناہوں کی طرف رَغْبت بھی نہ ہو سکے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بُھوک سے کم کھانے کو "پیٹ کا قُفلِ مدینہ" لگانا کہتے ہیں۔اس پر عمل کا ذِہن بنانے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے 206 صفحات پر مُشتمل مایہ ناز تصنیف بنام "پیٹ کا قُفلِ مدینہ" تحریر فرمائی ہے۔اس کتاب کے مُطالعے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو کھانے کے آداب، بُھوک سے کم کھانے کے فوائد، صحت مند رہنے کے اُصُول اور اس کے علاوہ بھی بے شُمار مدنی پُھول چننے کو ملیں

www.dawateislami.net

گے۔ مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے اس کتاب کو ھدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

زَباں کا، آنکھ کا اور پیٹ کا قفلِ مدینہ تم
لگا لو ورنہ محشر میں پشیمانی بڑی ہوگی

(وسائلِ بخشش، ۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے اِتباعِ شہوات کی تباہ کاریاں سُنیں کہ یہ ایسی مُہلک (یعنی ہلاک کر دینے والی) بیماری ہے کہ جس کی وجہ سے انسان تباہی وبَربادی کے عمیق (گہرے) گڑھے میں گِرتا چلا جاتا ہے۔ آیاتِ قُرآنیہ، احادیثِ کریمہ اور اَقوالِ بُزرگانِ دین سے بھی اس مُوذی مَرض کی تباہ کاریاں معلوم ہوئیں۔ نیز خواہشاتِ نَفْسانیہ کی پیروی کرنے والے کو دِین کی تباہی دُنیا کی بربادی، جان ومال اور وَقْت کے ضِیاع، دائمی ذِلّت ورُسْوائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی جیسے بڑے بڑے نُقصانات کا سامنا ہو سکتا ہے۔ یاد رکھئے! اِتباعِ شہوات کا ایک اَہم سبب نیک لوگوں کی صُحبت سے دُوری بھی ہے، کیوں کہ بندہ جب ایسے لوگوں کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا ہے جو اتباعِ نفس جیسی مُہلک بیماری میں مُبتلا ہوں تو اُس کا نَفْس بھی آہستہ آہستہ اثر قبول کرنے لگ جاتا ہے، اور بالآخر اس میں بھی یہ مرض سَرایت کر جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ عُلمائے

www.dawateislami.net

کرام ومُقتیانِ عِظام اور ایسے نیک لوگوں کی صُحبت اختیار کریں جو نفس کے مکروفریب پر واقف ہوں، اس کی جائز وناجائز خواہشات میں تمیز کرسکتے ہوں۔ بداَخلاق اور بُرے لوگوں سے اپنے آپ کو ہمیشہ دُور رکھیں کہ بُری صُحبت زہریلے سانپ سے بھی زِیادہ نُقصان دہ ہے کہ سانپ تو فقط جِسمانی نُقصان پہنچاتا ہے مگر بُری صُحبت بسا اَوقات جِسمانی نُقصان کے ساتھ ساتھ رُوحانی نُقصان (جیسے گُناہوں میں مُبتلا ہونا، ایمان کی بربادی وغیرہ) بھی پہنچاتی ہے۔

مجلس اِصلاح برائے قیدیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فراہم کرتا ہے، اس مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ دین کے مُقدّس جذبے کے تحت مُسلمان قیدیوں کی سُنّتوں بھری تربِیَت کے لیے دُنیا کے کئی جیل خانوں میں دعوتِ اسلامی کی مجلس "اِصلاح برائے قیدیان" کے ذَرِیعے مَدَنی کام کی ترکیب ہے۔ پاکستان کی مُتعدّد جیلوں میں تعلیمِ قُرآن کے لئے مدرسے قائم ہوچکے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام جیلوں میں یہ مَدارس قائم کئے جائیں گے۔ کئی جیلوں میں روزانہ شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل سے درس دیا جاتا ہے، نیز کئی جیلوں میں ماہانہ وہفتہ وار اِجتماعِ ذِکْر ونعت کا بھی سلسلہ ہے۔ دُکھیارے قیدیوں کو دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کے دیئے ہوئے تعویذات فِیْ سَبِیْلِ اللہ پہنچائے جاتے ہیں۔ رہائی پانے والوں کی تربِیَت کے لیے مختلف کورسز کا اِہْتمام کیا جاتا ہے۔ مثلاً 41 دن کا مَدَنی اِنعامات ومَدَنی قافلہ کورس، 63 دن کا تربیتی کورس، 12 روزہ مدنی کورس، اِمامت کورس اور مُدرس کورس وغیرہ کا بھی سلسلہ ہے۔

www.dawateislami.net

مَدَنی محبوب کی زُلفوں کا اَسیر

اِس مجلِس کے اسلامی بھائی مشہور دینی درسگاہ جامِعہ راشِدیہ (پیرجو گوٹھ بابُ الاسلام سندھ) تشریف لے گئے۔ برسبیلِ تذکرہ جَیل خانوں میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کی بات چلی تو وہاں کے شَیخُ الحدیث صاحِب کچھ اِس طرح فرمانے لگے، جَیل خانوں کے مَدَنی کام کی تابناک مَدَنی کارکردگی میں خود آپ کو سُناتا ہوں، پیرجو گوٹھ کے نَواح میں ایک ڈاکو نے تباہی مچا رکھی تھی، میں اُس کو جانتا تھا، آئے دن پولیس کے ساتھ اُس کی آنکھ مچولی جاری رہتی، کئی بار گرفتار بھی ہوا مگر اَثر ورُسوخ استِعمال کر کے چھوٹ گیا۔ آخِر کسی جُرم کی پاداش میں بابُ المدینہ کراچی کی پولیس کے ہتّھے چڑھ گیا، سزا ہوئی اور جیل میں چلا گیا۔ سزا کاٹ لینے کے بعد رِہائی ملنے پر مجھ سے ملنے آیا۔ میں پہلی نظر میں اُس کو پہچان نہ سکا کیوں کہ میں نے اِس کو داڑھی مُنڈا اور سر بَرَہنہ دیکھا تھا مگر اب اِس کے چہرے پر میٹھے میٹھے آقا مَدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت کی نشانی نُورانی داڑھی جگمگا رہی تھی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج اپنی بہاریں لُٹا رہا تھا، پیشانی پر نمازوں کا نُور نُمایاں نظر آ رہا تھا۔ میری حیرت کا طِلِسم توڑتے ہوئے وہ بولا، قید کے دَوران جَیل کے اندر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مُیَسَّر آ گیا اور عاشِقانِ رسول کی اِنْفِرادی کوشِش کی بَرَکت سے میں نے گُناہوں کی بیڑیاں کاٹ کر اپنے آپ کو مَدَنی محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زُلفوں کا اَسیر بنا لیا۔ (آدابِ طعام، ص:۳۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ

www.dawateislami.net

رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت ، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عساکِر ج۹ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے" 163 مَدَنی پُھول" سے مِسواک کے مَدَنی پُھول سُنتے ہیں۔

❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی لکھتے ہیں، مَشایخ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا ❀ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضْبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۵ص۲۴۹حدیث ۱۴۸۶۷) ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❀ مِسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک ایک بالِشْت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❀ اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سَخْت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے دَرمیان خلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ❀ مِسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے

www.dawateislami.net

گلاس میں بِھگو کر نرم کر لیجئے ❀ مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ❀ دانتوں کی چوڑائی میں مِسْواک کیجئے ❀ جب بھی مِسْواک کرنی ہو کم اَزْ کم تین بار کیجئے ❀ ہر بار دھو لیجئے ❀ مِسْواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسْواک کیجئے ❀ مُٹھی باندھ کر مِسْواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ❀ مِسْواک وضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بدبو ہو (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ا ص ۶۲۳) ❀ مِسْواک جب نا قابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ اَدائے سُنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔)

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سنتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھیے۔ سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

یا خدا! نکلوں میں مَدَنی قافلوں کیساتھ کاش! سُنَّتوں کی تربیت کے واسطے پھر جلد تر!!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

www.dawateislami.net

شبِ جمعہ کا دُرُود: (1) **اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ**

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۲۷۷)

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۴۹)

(5) قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی

www.dawateislami.net

مرتبہ ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص۱۲۵)

(6) دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(2) ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (ابنِ عساکر ج ۱۹ ص ۱۵۵ حدیث ۴۴۱۵)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

(یعنی خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے)

www.dawateislami.net